مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں

حضرت مصلح موعود کا درد بھرا کلام

مَیں ترا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

یاں نہ گر روؤں، کہاں روؤں بتا
یاں نہ چِلّاؤں تو چِلّاؤں کہاں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کِس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

جاں تو تیرے دَر پہ قرباں ہو گئی
سر کو پھر مَیں اور ٹکراؤں کہاں

کون غمخواری کرے تیرے سوا
بارِ فکر و حُزن لے جاؤں کہاں

دل ہی تھا سو وہ بھی تجھ کو دے دیا
اب مَیں امیدوں کو دفناؤں کہاں

بڑھ رہی ہے خارشِ زخمِ نہاں
کِس طرح کھجلاؤں، کھجلاؤں کہاں

کثرتِ عصیاں سے دامن تر ہُوا
ابرِ اشکِ توبہ برساؤں کہاں

اکتوبر ۱۹۸۶ء

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ

خالد ربوہ

اخاء ۱۳۶۵ ہش
اکتوبر ۱۹۸۶ء

جلد ۳۳
شمارہ ۱۲

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

نائبین:۔ فضیل عیاض احمد ۔ عبدالقدیر قمر
معاونین:۔ شمشاد احمد قمر ، فضل الرحمان

قیمت سالانہ : ۲۵ روپے
" ماہانہ : ۲ روپے ۵۰ پیسے
ممالک بیرون : ۱۵۰ روپے سالانہ

اس شمارہ میں

اس کے علاوہ اور بہت کچھ

پبلشر: مبارک احمد خالد پرنٹر: قاضی منیر احمد مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۸۳۰

اداریہ

سب سے بلند جھنڈا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی میں آپ کو عبادت سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی (العلق آیت ۱۰، ۱۱)

کہ کیا تم اس شخص کو نہیں دیکھتے کہ جب میرا بندہ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کو روکتا ہے۔

روایت آتی ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے۔ اور ابوجہل نے آپ کی پیٹھ پر اونٹنی کی بچہ دانی پھینک دی تھی۔ اسی حالت میں آپ جب سرنگوں تھے تو آپ پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے قریب سجدہ ریز تھے اور آپ کے گرد قریش بیٹھے ہوئے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط ذبح کردہ اونٹنی کی بچہ دانی لایا اور حضور کی پشت مبارک پر پھینک دی۔ حضور اس بوجھ سے اپنا سر نہ اٹھا سکتے تھے۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ کی پیٹھ سے اس بچہ دانی کو اٹھایا۔ تب حضورؐ حرکت کرنے کے قابل ہوئے۔

ابوجہل نے آپ کو کئی دفعہ مسجد حرام میں عبادت کرتے ہوئے سخت دھمکیاں دیں اور کہا کہ میں اہلِ وادی کو بلا کر تجھے شدید تکلیف دوں گا۔ مگر حضور اپنے ربّ کی عبادت سے باز آئے نہ آ سکتے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا مجھے ان سختیوں کے بارہ میں کچھ بتاؤ جو آغازِ اسلام میں کفار مکہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر روا رکھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آگیا۔ آتے ہی آپ کے شانۂ مبارک کو پکڑا اور آپ کی گردن میں کپڑا ڈالا اور اس شدت سے گھونٹا کہ گویا دم ہی نکل جائے گا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور عقبہ کے کندھے کو پکڑا اور کہا

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

کہ اے ظالمو! کیا تم ایک شخص کو قتل کرتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے اور اپنی صداقت کے کھلے کھلے نشان لے کر آیا ہے۔

دُکھوں اور تکلیفوں کا یہ ایک طویل دور تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کی عبادت سے نہ ہٹے اور نہ تھکے اور آخری سانسوں تک دُنیا کو بھی اسی خدا کی عبادت کی طرف بُلاتے رہے۔ اور عبادت کے گُر اپنے غلاموں کو سکھاتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو لاکھوں انسان اپنے خُدا کی عبادت پر قائم ہو چکے تھے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی پر قسما قسم کے دَور آئے۔ ہر طرح کے حالات آپ پر گزرے مگر آپ نے ہر حال میں خدا کی عبادت کے جھنڈے کو سب سے بُلند تر کئے رکھا، عُسر میں، یُسر میں تنگی میں، آسائش میں، سفر میں، حضر میں، زندگی کے کسی لمحے میں آپ نے عبادت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ بلکہ بُلند سے بُلند تر کرتے چلے گئے، کیونکہ یہی آپ کی بعثت کی علّت غائی تھی۔

القرآن

اللہ کی یاد

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات - ۵۷)

اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء - ۱۰۴)

نماز مومنوں پر یقیناً ایک مؤقت فرض ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرہ - ۲۳۹)

تم تمام نمازوں کا اور خصوصًا درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔ اور اللہ کے لئے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

(العنکبوت - ۴۶)

یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً اور سب کاموں سے بڑی ہے۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گناہ سوز عبادت

جس کی وجہ سے خدا بندوں پر فخر کرتا ہے

حضرت عثمانؓ کے غلام حضرت حارثؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک دن حضرت عثمانؓ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے اتنے میں حضرت عثمانؓ نے ایک برتن میں پانی منگایا۔ میرا گمان یہ ہے کہ اس میں ایک مُد کے قریب پانی ہوگا (یعنی ۴/۳ چھٹانک تقریباً) آپ نے وضو فرمایا اور اس کے بعد کہا میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا۔ اور اس کے بعد فرمایا جس نے وضو میرے وضو جیسا کیا۔ اس کے بعد کھڑا ہوا اور ظہر کی نماز پڑھی۔ تو اس کا ہر وہ گناہ جو صبح سے لے کر اس وقت تک ہوا معاف کر دیا جاتا ہے۔ پھر عصر کی نماز پڑھے تو ہر وہ گناہ جو اس نے ظہر و عصر کے درمیان کیا۔ معاف کر دیا جاتا ہے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھے تو ہر وہ گناہ جو مغرب و عصر کے درمیان ہوا معاف کر دیا جاتا ہے پھر عشاء کی نماز پڑھے تو اس کا ہر وہ گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوا۔ پھر وہ آدمی اس حالت میں رات گذارے کہ رات بھر زمین پر کروٹیں بدلتا رہے۔ اس کے بعد اگر کھڑا ہوا اور وضو کیا اور صُبح کی نماز پڑھی تو اس کے لئے ہر وہ خطا جو صبح اور عشاء کے درمیان ہوئی۔ معاف کر دی جاتی ہے یہی وہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۷۱)

حضرت ابو عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ حضرت سلمانؓ نے اس درخت کی خشک ٹہنی پکڑی اور اس کو ہلایا یہاں تک کہ اس کے خشک پتے جھڑ گئے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اے ابو عثمان تم مجھ سے دریافت کیوں نہیں کرتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں حضرت سلمانؓ نے فرمایا اسی طرح میرے ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں آپؐ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا آپؐ نے اس درخت کی خشک ٹہنی پکڑی اور اسے یہاں تک ہلایا کہ اس کے پتے جھڑ گئے۔ تو آپؐ نے فرمایا اے سلمانؓ! تو مجھ سے پوچھتا کیوں نہیں کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا حضور آپؐ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مسلمان جب

وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے۔ اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسا کہ یہ پتے جھڑ گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۴۳۷)

حضرت ابو امامہ رضی ثقفی نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی جب ظہر کی نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم سب اپنی جگہ بیٹھے رہنا جب تک کہ میں تمہارے پاس آؤں اس کے بعد وہ ہمارے پاس آئے اور انہوں نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ جب عصر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا کیا میں تم سے ایسی چیز نہ بیان کروں جیسے رسولِ کریمؐ نے کہا ہے۔ ہم نے کہا ضرور بیان کیجئے۔ فرمایا صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے ساتھ پہلی نماز یعنی ظہر پڑھی پھر بیٹھے رہ گئے اس کے بعد آپؐ ان کے پاس آئے اور آپؐ نے فرمایا کہ تم اب تک نہیں گئے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا کہ کاش تم دیکھ لیتے تمہارے ربّ نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا اور تمہاری مجلس ملائکہ کو دکھلائی۔ اللہ تعالیٰ تم پر فخر کر رہا ہے۔ اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نماز کا انتظار کر رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد کچھ لوگ تو واپس چلے گئے اور کچھ وہیں بیٹھے رہ گئے اور عشاء کا انتظار کرنے لگے۔ اتنے میں حضور گھر سے نکلے اور فرمایا کہ تمہارے ربّ نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا اور وہ اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ میرے بندوں نے ایک فریضہ ادا کر لیا ہے اور دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔

(کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)

کوچۂ یار کی راہ

ترے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبّت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبّت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں
کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(دُرِّ ثمین)

تبدیلی نوٹ کر لیں

انگلستان کے سالانہ جلسہ میں آخری روز دُعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم "دیارِ مغرب سے جانے والو" پڑھی گئی تھی۔ جو خالد کے جولائی اگست کے شمارہ میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے تیسرے شعر میں حضور نے تبدیلی فرمائی ہے۔ اب یہ شعر یوں ہے:۔

تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدّر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر سے ہی میرے غم کا بھرتا ہے جام کہنا

احباب اس تبدیلی کو ملحوظ رکھیں۔

جواہر پارے

حقیقتِ نماز

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔ انسان دردِ فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو جس سے وہ اطمینان اور سکینت اسے ملے جو نجات کا نتیجہ ہے۔ مگر یہ بات اپنی کسی چالاکی یا خوبی سے نہیں مل سکتی۔ جب تک خدا نہ بلاوے یہ جا نہیں سکتا جب تک وہ پاک نہ کرے یہ پاک نہیں ہو سکتا۔ بہتیرے لوگ اس پر گواہ ہیں کہ بار ہا یہ جوش طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے کہ فلاں گناہ دُور ہو جاوے جس میں وہ مبتلا ہیں لیکن ہزار کوشش کریں دُور نہیں ہوتا باوجودیکہ نفسِ لوّامہ ملامت کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی لغزش ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے۔ غرض وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دُور جا پڑا ہے اس کو پاک کرے اور دُور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے۔ اسی ذریعہ سے اِن بدیوں کو دُور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں۔ یہی سِرّ ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا نماز فحشا اور منکر سے روکتی ہے پھر نماز کیا ہے؟ یہ ایک دُعا ہے جس میں پُورا درد اور سوزش ہو اسی لئے اس کا نام صلوٰۃ ہے کیونکہ سوزش اور فرقت اور درد سے طلب کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدارادوں اور بُرے جذبات کو اندر سے دُور کرے اور پاک محبّت اس کی جگہ اپنے فیض عام کے تحت پیدا کر دے۔

صلوٰۃ کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقّت اور درد ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ کسی دُعا کو نہیں سُنتا جب تک کہ دُعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دُعا مانگنا ایک مشکل امر ہے اور لوگ اس کی حقیقت سے محض ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہم نے فلاں وقت فلاں امر کے لئے دعا کی تھی مگر اس کا اثر نہ ہوا اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے بدظنی کرتے ہیں اور مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ جب تک دُعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دُعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ دُعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرتِ احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو۔ اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دُعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دُعا قبول ہو۔"

(بدر۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

کچھ کر لو نوجوانو!

امام جماعت احمدیہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں :۔

"میں یہ دیکھتا ہوں کہ ابھی عبادت کی طرف جیسا کہ حق ہے پوری طرح توجہ نہیں ہے عبادت کے کئی مراحل ہیں۔ اور آپ جو خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ آپ کا عبادت کا زمانہ ہے۔ وہ لوگ جو جوانی میں عبادت کرنا نہیں جانتے ان کی بڑھاپے کی عبادتیں بھی بے کار ہوتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا فضل غیر معمولی طور پر کسی کو توفیق عطا فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جوانی ہی وہ دور ہے جس میں عبادت کرنے کا مزہ بھی آتا ہے۔ اور عبادت کرنے کی توفیق بھی زیادہ ملتی ہے۔ بڑھاپے میں تو کمزوریاں اور بیماریاں ہیں۔ ہڈیاں دکھتی ہیں۔ انسان خواہش بھی کرتا ہے تو بعض دفعہ آنکھ نہیں کھلتی۔ آنکھ کھلتی ہے تو دماغ سستی اور کمزوری کا شکار ہو چکا ہوتا ہے طبیعت میں زور نہیں رہتا۔ اور انسان اپنی عبادت میں جان نہیں ڈال سکتا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ——— جو استثناء آپ کو نظر آئیں گے ان میں سے اکثر وہ لوگ نظر آئیں گے جنہیں جوانی میں عبادت کی عادت پڑی تھی۔ وہی عبادتیں ہیں جو پھر بڑھاپے میں بھی ان کا ساتھ دیتی ہیں۔ تو عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اور بڑے اہتمام اور توجہ سے نماز باجماعت قائم کریں اور صرف نماز باجماعت ہی کو قائم نہ کریں بلکہ خدام کو بار بار یاددہانی کروائیں کہ وہ نمازیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہمیشہ یاد رکھا کریں اور زندہ رکھا کریں۔ اکثر نماز پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ نماز پڑھنے کے عادی بھی ہیں۔ لیکن غفلت کی حالت میں نماز ادا کرتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ ایک ایسا بڑا خزانہ ہے جو نہ ختم ہونے والا ہے لیکن اس پر بھی پورا غور نہیں کرتے۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ عبادت قائم کریں۔ تو مراد یہ ہے کہ عبادت کو اس کی سچی رُوح کے ساتھ قائم کریں۔ عورتیں بھی، بچے بھی، مرد بھی، بوڑھے بھی اور جوان بھی۔ جہاں جہاں احمدی ہو وہ خدا کا سب سے زیادہ عبادت کرنے والا بندہ بن جائے۔ اور عبادت کا جھنڈا اٹھائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ عبادت کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کیا کرتا۔"

کام جو کرنا ہے کر لو روشنی میں جلد تر
کیا خبر چھپ جائے کس کا آفتاب زندگی

ہم کمربستہ ہیں گر وقت نے للکارا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہندوستان میں تحریک شدھی

کے خلاف جہاد کا اعلان

خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ر اگست ۸۶ء کا خلاصہ

لندن (۲۲ ظہور، اگست) سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ آج یہاں بیت الفضل لندن میں نماز جمعہ حضور نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے بھارت کے علاقے ملکانہ میں دوبارہ شروع ہونے والی شدھی تحریک کا ذکر فرمایا اور شدھی تحریک کی تاریخ اور اس کے مضمرات پر روشنی ڈالی اور اس تحریک کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا:۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ احقاف کی آیت ۳۶ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۴ء کے دور میں جو ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے انتہائی نازک اور دردناک دور تھا، ملکانے کے علاقے میں ایک شدھی کی تحریک چلائی گئی تھی۔ اور کثرت سے راجپوتوں کو یہ کہہ کر ہندو بنایا جا رہا تھا کہ تمہارے آباؤ اجداد بھی ہندو تھے اور تمہیں مسلمان بادشاہوں نے زبردستی مسلمان بنا لیا تھا۔ اس لئے تمہارا اصل مقام ہندو سوسائٹی میں ہے اور اگر تم دوبارہ ہندو بن گئے تو تمہیں بہت سی ایسی مراعات حاصل ہو جائیں گی جو اس سے پہلے حاصل نہیں تھیں۔ لوگوں کو شدھ کرنے کے لئے روپے کا لالچ بھی دیا گیا اور روپیہ بھی خرچ کیا گیا اور بعض جگہ جبر سے بھی کام لیا گیا۔ اور ہندوؤں کی طرف سے اس علاقے میں ایسے تنگ حالات پیدا کر دیئے گئے کہ بہت سے مسلمان مجبور ہو کر اس دباؤ کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ پا کر ہندو ہونے شروع ہو گئے۔ اُس وقت جماعت احمدیہ ہی کو یہ توفیق ملی کہ اس انتہائی خوفناک سازش کو بے نقاب کرنے اور حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ کو اللہ تعالیٰ نے اس شدھی کی تحریک کے خلاف ایک انتہائی کامیاب جہاد شروع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں دینِ حق کے خلاف ہندوؤں کا منصوبہ ناکام ہوئے بغیر نہ رہا۔

فرمایا: آج میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں ہندوستان میں دوبارہ ایک نہایت ہی خوفناک شدھی کی تحریک شروع کی گئی اور وہی علاقہ یعنی ملکانہ کا علاقہ اس کے لئے منتخب کیا گیا ہے اور اس دفعہ

غالباً ہندوستان کے بعض انتہا پسند لیڈروں کو جن میں آریہ بھی پیش پیش ہیں، یہ شبہ ہے کہ جماعت احمدیہ جو اس معاملہ میں دین حق کا بھرپور دفاع کر سکتی تھی۔ مسلسل بے خوف قربانیاں دے سکتی تھی۔ اس کی اکثریت تو یہاں سے ہجرت کر کے پاکستان جا چکی ہے اور پاکستان میں وہ خود ایسے مصائب میں مبتلا ہے کہ اسے اس بات کی ہوش ہی نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان کی سرزمین میں اگر شدھی کی تحریک کے خلاف جہاد کا اعلان کرے اور جہاں تک ہندوستان کی جماعتوں کا تعلق ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس زمانہ کی نسبت جب یہ شدھی تحریک ۲۴-۲۳-۱۹۲۲ء کے سالوں میں شروع ہوئی اور پھر انجام کو پہنچی، اس زمانے میں جماعت کو جو طاقت حاصل تھی اب اس کا عشر عشیر بھی وہاں کی جماعتوں کو حاصل نہیں ہے اس وجہ سے کچھ ان کو ہمت ہوئی ہے اور کچھ پاکستان میں جماعت کے حالات کی بناء پر ان کو یہ جرأت ہوئی ہے کہ وہ شدھی کی تحریک کا دوبارہ آغاز کریں۔ لیکن میں ہندوستان کے ان انتہا پسند آریوں اور دیگر مذہبی جنونیوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی قیمت پر بھی جماعت احمدیہ اس تحریک کے خلاف جہاد سے باز نہیں آئے گی۔ قطع نظر اس کے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان میں کمزور ہے اور باوجود اس کے کہ پاکستان میں بھی جماعت احمدیہ کو مسائل اور مصائب کا سامنا ہے۔ آج میں ہندوستان میں شدھی کی تحریک کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جب تک یہ شدھی کی تحریک وہاں چلتی رہے گی اس کے دفاع کا جھنڈا انشاء اللہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں رہے گا۔

نیز بتایا کہ ان لوگوں کا اندازہ ہے کہ اب تک وہ کل چالیس ہزار راج مسلمانوں کو ہندو بنا چکے ہیں اور خود حکومت نے انکی تعداد دس ہزار تسلیم کی ہے۔ خطبہ کے آخر میں حضور نے مردان میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کا تفصیلی ذکر فرمایا جو عید کے دن پیش آیا تھا کہ نمازِ عید کے بعد تمام احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور بیت الحمد میں جو قیمتی اشیا تھیں ان کو لوٹ لیا گیا اور اس کے بعد بیت الحمد کو مسمار کر دیا گیا ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد پھر شدھی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر ہندوستان کی ہندو اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ خوفناک حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ اس طرح پھنس چکی ہے کہ ہماری اس تحریک کو نظر انداز کر دے گی تو وہ اس خواب و خیال کی دنیا سے باہر آ جائے۔ کسی قیمت پر بھی دینِ حق کے خلاف ہونے والے حملے کو جماعتِ احمدیہ ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتی جہاں کہیں بھی دینِ حق کو بری آنکھ سے دیکھا جائے گا تو صفِ اوّل پر لڑنے کے لئے ہمیشہ جماعتِ احمدیہ کے خدام اور انصار اور ضرورت پڑی تو مستورات بھی سامنے آئیں گی۔ اس لئے میں ہندوستان میں شدھی کی تحریک کے خلاف جہاد کا ایک عام اعلان کر رہا ہوں اور پھر حضور نے آخر میں جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا ہندوستان کی جماعتیں ہرگز خوف نہ کھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مند کرے گا جیسا کہ اس نے پہلے بھی کیا تھا (انشاء اللہ) جائیں اور اس میدان میں اپنا سب کچھ جھونک دیں۔ اور دینِ حق کا دفاع کریں کہ جماعتِ احمدیہ کا قیام اسی غرض سے ہے۔

یُحیی الدین ویقیم الشریعۃ

وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

آنکھوں کی ٹھنڈک

مکرم مجیب احمد صاحب طاہر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع سے ہی خدا تعالیٰ سے بے پناہ محبّت تھی۔ اس لئے آپ نبوت سے پہلے بھی عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ غارِ حرا میں جاکر مہینوں قیام اور مراقبہ کرتے تھے۔ جب آپ نبوت کے بلند ترین منصب پر فائز ہوئے تو نبوت کے ساتھ ساتھ آپ کو نماز کا طریقہ بھی بتایا گیا۔

یہی نماز آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی جو آخری سانسوں تک آپ کے ساتھ رہی۔ فرض نمازوں کے علاوہ بڑی کثرت کے ساتھ دن اور رات میں نوافل ادا کرتے۔ اور ان کے علاوہ بھی آپ کا ہر لمحہ ذکرِ الٰہی سے تر رہتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوتے اور اس کی عبادت کرتے اس عبادت شبانہ کے متعلق ایک راوی بیان کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر نماز میں کھڑے رہے۔

اُمِّ سلمہ کہتی ہیں کہ

آپ کچھ دیر سوتے، پھر کچھ دیر کے بعد اٹھ کر نماز میں مصروف ہوتے۔ پھر سو جاتے۔ پھر اُٹھ بیٹھتے اور نماز ادا کرتے غرض صبح تک یہی حالت قائم رہتی۔

ابنِ عباس کی روایت ہے کہ

آدھی رات کے بعد آپ اُٹھتے تھے اور تیرہ رکعتیں ادا کرتے تھے۔

فرائض پنجگانہ کے علاوہ آپ کم از کم سنن و نوافل کی ۲۹ رکعتیں روزانہ معمولاً ادا کرتے تھے۔ دو صبح۔ چار چاشت، چھ ظہر، چھ عصر (چار پہلے اور دو بعد نماز حسب روایت حضرت عائشہؓ) دو مغرب، چھ عشاء، تیرہ تہجد و وتر اُن کے علاوہ صلوٰۃ الاوابین، سنت تحیّتِ مسجد وغیرہ الگ تھیں۔ تمام سنن میں سب سے زیادہ صبح کی دو رکعتوں کے آپ سختی سے پابند تھے۔

(بحوالہ سیرۃ النبی شبلی)

جب سپیدۂ صبح نمودار ہوتا، آپ بیدار ہوتے۔ صبح کی سنتیں ادا کر کے جب مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تو یہ الفاظ زبان مُبارک پر ہوتے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَتَحْتِیْ نُوْرًا وَاَعْطِنِیْ نُوْرًا۔

اے خدا میرے دل میں نور پیدا کر اور میری زبان میں اور میری قوّت سامعہ میں نور پیدا کر۔ آنکھوں میں نور پیدا کر۔ میرے پیچھے اور آگے نور پیدا کر۔ میرے اُوپر اور میرے نیچے نور پیدا کر اور مجھے نُور عطا کر۔

(صحیح مسلم باب الدعا فی الصلوٰۃ اللّیل)

آپؐ صحابہؓ کی محفل میں یا امہات المومنین کے حجروں میں بات چیت میں مشغول ہوتے کہ دفعۃً اذان کی آواز آتی تو آپؐ اُٹھ کھڑے ہوتے۔

رات کا ایک معتد بہ حصّہ گو شب بیداری میں گذرتا تھا۔ تاہم صبح کے وقت اُدھر مؤذّن نے اللہ اکبر کہا اِدھر آپ بستر سے اُٹھ بیٹھے۔

زید بن خالدؓ ایک صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کیا کہ آج رات میں آپؐ کو نماز پڑھتے دیکھوں گا۔ (غالباً یہ سفر کا واقعہ ہے) نماز کا وقت آیا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے، پہلے دو رکعتیں معمولی ادا کیں، پھر دو رکعتیں بہت ہی لمبی اور بڑی دیر تک پڑھیں، پھر دو دو رکعتیں کرکے آٹھ رکعتیں بتدریج چھوٹی پڑھیں اور سب کے آخر میں تین وتر ادا کئے۔

(صحیح مسلم)

خبابؓ کی روایت ہے کہ ایک شب آپ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو صبح تک مصروف رہے۔ (نسائی احیاء اللیل)

کیفیّت عبادت

صحیح روایتوں میں آتا ہے کہ آپؐ راتوں کو اتنی دیر تک نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ یہ دیکھ کر بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی مغفرت تو خدا کر چکا ہے۔ آپؐ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہیں؟ ارشاد ہُوا کہ "کیا میں عبد شکور نہ بنوں"؟

احادیث میں آیا ہے۔ کان علیہ السّلام یُصلّی وفی جوفہ اریز کاریز المرجل

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسا کہ کانسی کی دیگ سے جس کے نیچے آگ جل رہی ہو۔ ایک اور روایت میں صحابی بیان فرماتے ہیں کہ "حضورؐ کی تڑپ اور آہ و زاری اُبلتی ہوئی ہنڈیا سے مشابہ تھی۔ مطرف کہتے ہیں کہ آپ کے خشوع و خضوع کی آواز چکی کی گڑگڑاہٹ کی طرح محسوس ہوتی تھی۔

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خون نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

مکرم مظہر اقبال صاحب

حیرت انگیز نظارے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی بات بتائیں جو آپ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور دیر تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں۔ پھر فرمایا آپ کی تو ہر بات عجیب تھی میں کس بات کا ذکر کروں اور کس کا نہ کروں۔ کہنے لگیں ایک رات میرے ہاں باری تھی۔ حضور اکرمؐ میرے پاس تشریف لائے اور بستر میں داخل ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کی جلد میری جلد کو چھونے لگی۔ پھر فرمایا۔ اے عائشہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گی کہ میں یہ رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں۔ کتنا حیرت انگیز وجود ہے اور کتنا حیرت انگیز کلام ہے۔

رات کو اپنی بیوی کے بستر میں داخل ہوتے ہیں اور اس سے اجازت مانگتے ہیں کہ تمہارا حق ہے یہ باری تمہاری ہے لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں آج ساری رات اپنے ربّ کی عبادت کروں تو کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گی۔ اس پر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً مجھے تو آپ کا قرب پسند ہے اور مجھے آپ کی خوشنودی مقصود ہے میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ کی طرف گئے وضو کیا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ اور قرآن کریم کا کچھ حصّہ تلاوت فرمایا اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے آنسو دونوں کلّوں تک بہہ آئے پھر آپ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی۔ اور پھر رونا شروع کر دیا پھر آپ نے اپنے ہاتھ اُٹھائے اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ رات گزر گئی اور صبح نماز کے وقت حضرت بلالؓ آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے اس وقت بھی آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت بلالؓ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں۔ کیا آپ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی۔ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

کہ یا رسول اللہ اللہ تو آپؐ کو معاف فرما چکا ہے آپ کی پچھلی غلطیوں کو بھی اور آئندہ آنے والی امکانی غلطیوں کو بھی خدا نے معاف فرما دیا ہے آپ کیوں روتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا۔ اے بلال! کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ ایک رات میرے ہاں حضورؐ کی باری تھی۔ دیا بجھ چکا تھا میری جو آنکھ کھلی میں نے بستر ٹٹولا تو آپؐ بستر پر نہ تھے میں گھبرائی باہر صحن میں نکلی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے یہ کہہ رہے تھے۔ اے میرے پروردگار

سَجَدَ لَكَ رُوحِيْ وَجَنَانِيْ

میری رُوح اور میرا دل تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔

حضرت عائشہ ؓ ہی سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ یعنی باری آپ کی تھی لیکن آنحضورؐ بستر سے غائب تھے۔ میں نے سمجھا آپ کسی زوجہ محترمہ کے پاس چلے گئے ہوں گے۔ میں نے پورے تجسس سے آپ کی تلاش شروع کی۔ چنانچہ باہر نکل کر میں نے دیکھا تو آپ ایک جگہ سجدہ کی حالت میں پڑے ہوئے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔ سُبحانکَ وَبِحمدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ کہ اے اللہ تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے کوئی معبود نہیں سوائے تیرے میں نے عرض کی میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ کسی اور حالت میں ہی نکلے میں تو کچھ اور ہی سمجھی تھی۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرہ)

یہ تھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے غائب ہونے کے واقعات۔ آج بھی مرد گھر سے غائب ہوتے ہیں کتنے ہیں جو آنحضورؐ کے اُسوہ کی پیروی میں اس بناء پر غائب ہوتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو گھروں کے سکون برباد کر کے دُنیا میں نکل کھڑے ہوتے ہیں راتیں اپنی بھی تباہ کرتے ہیں اپنی بیویوں کی بھی تباہ کرتے ہیں گھر اجاڑ دیتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پھر بھی دم بھرتے ہیں اس مقدس رسولؐ کی غلامی کا اگر دعویٰ ہے تو وہ کر کے دکھاؤ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی۔ آپؐ نے سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ ۱۰۰ آیتوں پر رکوع کر دیں گے۔ حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں پھر آپ ۱۰۰ سے آگے بڑھے تو میں نے اپنے جی میں کہا اس کو ایک رکعت میں پڑھیں گے۔ آپ نے آگے پڑھنا شروع کیا تو میں نے کہا آپؐ یہ سورۃ ختم کر کے رکوع کر دیں گے اس کے بعد آپؐ نے سورۃ النساء شروع کی اور اس کو پڑھا۔ پھر آپؐ نے سورۃ آل عمران شروع کی اور اس کو پڑھا اور نہایت ٹھہر ٹھہر کر آپؐ پڑھ رہے تھے جب ایسی آیت آپ پڑھتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا۔ تو تسبیح پڑھتے۔ اور جب ایسی آیت سے آپ گذرتے جس میں سوال کا ذکر ہوتا تو سوال کرتے اور جب ایسی آیت پر گذرتے۔ جس میں پناہ چاہنے کا ذکر ہوتا۔ تو آپ پناہ چاہتے۔ اس کے بعد آپؐ نے رکوع فرمایا اور رکوع میں سُبحانَ رَبِّیَ العَظِیم کہتے رہے۔ آپؐ کا رکوع بھی آپؐ کے قیام کے قریب ہوا۔ اس کے بعد آپؐ نے سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ کہا اور بہت دیر تک کھڑے رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے سجدہ کیا اور سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہا آپؐ کا سجدہ بھی آپؐ کے قیام کے قریب قریب تھا۔

اُسی کو پا کے سب کچھ ہم نے پایا

حضرت مصلح موعود

خُدا سے چاہیئے ہے لَو لگانی　　کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
وہی ہے راحت و آرام دل کا　　اُسی سے رُوح کو ہے شادمانی
وہی ہے چارۂِ آلام ظاھر　　وہی تسکین دِہ دردِ نہانی
سِپر بنتا ہے وہ ہر ناتواں کی　　وہی کرتا ہے اس کی پاسبانی
بچاتا ہے ہر اِک آفت سے ان کو　　ٹلاتا ہے بلائے ناگہانی
جسے اس پاک سے رشتہ نہیں ہے　　زمینی ہے نہیں وہ آسمانی
اُسی کو پا کے سب کچھ ہم نے پایا　　کُھلا ہے ہم پہ یہ رازِ نہانی
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی

فَسُبحَانَ الَّذِیْ اَوْفَی الْاَمَانِیْ

○

مکرم فضل الرحمٰن صاحب

عبادت کے بلند مینار

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا کے مقابل پر عبادت کرنے والوں کو ہلاک ہونے دے۔ ۔ ۔' یہی وہ مرکزی نقطہ تھا جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن دعا کیلئے اختیار فرمایا جب ایسی نازک حالت تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ چند لمحوں کے اندر دشمن کی قوی فوج چند بیچارے نہتے اور کمزور مسلمانوں کو جن میں بوڑھے، بچے اور بہت ہی کمزور بیمار اور لنگڑے بھی شامل تھے، انہیں تہہ تیغ کر کے رکھ دیں گے۔ ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ اس وقت بظاہر تو یہی نظر آ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرفان نے آپ کو یہ گر سکھایا کہ آج سب سے مقبول دعا وہ ہوگی جس میں عبادت کا حوالہ دیا جائے گا۔ اس دن آپ نے خدا کے حضور روتے ہوئے یہ عرض کیا کہ اے خدا، اگر آج تو نے اس کمزور سی جماعت کو ہلاک ہونے دیا تو

فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَداً۔

پھر کبھی قیامت تک تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ عبادت کرنیوالے تو میں نے تیار کئے تھے۔ اور میں نے عبادت کے گر تجھ سے سیکھے تھے۔ کبھی کسی عبادت کرنیوالے نے تیری ایسی عبادت نہیں کی تھی۔ جیسی محبت و پیار اور عشق کے ساتھ میں نے کی۔ یہ لوگ میرے پروردہ ہیں۔ انہیں عبادت کے راز میں نے سکھائے ہیں۔ اے خدا اگر آج تو انہیں مٹنے دے گا تو کون ہے پھر جو تیری عبادت کرے گا۔ اس میں دھمکی نہیں تھی (نعوذ باللہ من ذالک) اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا خدا کو دھمکی دے رہے ہیں۔ یہ بھی عشق کا اظہار تھا کہ میرا دل برداشت نہیں کر سکتا کہ دنیا تیری عبادت سے خالی ہو جائے میری اتنی محنت ہے۔ میں نے اس رستہ میں اپنا خون بہایا تیری راہ میں تکلیفیں اٹھائیں، کیوں؟ اس لئے کہ عبادت کرنے والے پیدا کر دوں۔ اور آج مجھے نظر آ رہا ہے کہ یہ بظاہر ایک طاقتور دشمن کے مقابل پر مغلوب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں، اگر تیرا فضل شامل نہ ہو۔

خدا نے اس دعا کو کس طرح سنا؟ ان چند لوگوں کو یہ قوت عطا فرمائی کہ انہوں نے سارے مکہ کے جگر کاٹ کر پھینک دیئے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اہل مکہ نے اپنے جگر پیش کر دیئے تھے جنہیں مسلمانوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ ان کے سارے غرور اس دن توڑ دیئے گئے اور اسلام کی فتح کی داغ بیل اگر ڈالی گئی تھی تو بدر کے دن ڈالی گئی

تھی۔ بہت ہی عظیم الشان وہ دن تھا لیکن عبادت کے
زور پر جیتا گیا ہے۔ کسی انسانی طاقت سے نہیں جیتا گیا۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی وہ عارفانہ دعا
تھی جس نے اُس دن کی کایا پلٹی ہے۔

شامِ اُحد

دنیا کے شاعر شامِ ستلج یا شامِ بیاسا
کے حُسن کی باتیں کرتے ہیں یا سُندربن
میں ڈوبنے والے سُورج کے سُندر سمے کے گیت گاتے
ہیں لیکن میں آج آپ کو ایک حسین ترین شام کے کچھ
قصّے سناتا ہوں۔ یہ ایک سوز وگداز میں ڈوبی ہوئی
شام تھی جس کی شفق روتی ہوئی آنکھوں کی طرح گلابی
تھی۔ اور بھیگی ہوئی پلکیں اپنے حُسن میں یکتا تھیں۔ یہ
یہ شام، شامِ اُحد تھی۔ جس میں ماتم بھی تھا اور ماتم پُرسیاں
بھی۔ لیکن عجیب تر بات یہ تھی کہ وہ جس کا دل سب سے
زیادہ غم سے بھرا ہوا تھا وہی تھا جو سب کا غمگسار بنا
تھا۔ ہر ایک صاحبِ غم دلداری کے لئے اس کے پاس
آتا تھا۔ اور وہ ایک شانِ محبوبی کے ساتھ ہر ایک کی
دلداری کرتا تھا۔ یہ وہ شام تھی جب شفقِ شام نے عبادت
کا ایک ایسا منظر دکھایا جو سورج سے بڑھ کر روشن تھا
وہ ایک ایسی شام تھی جس نے قیامِ نماز کا ایک ایسا
نظارہ کیا کہ گردشِ لیل و نہار کو پھر قیامت تک نصیب
نہ ہونا تھا۔

آخری فتح

اُحد کے روز آپ کی آخری نصرت
عبادتِ الٰہی کا قیام تھا۔ یہ آخری
جھنڈا تھا جو اس روز آپ نے بلند کیا۔ اور ایسا بلند
کیا کہ عبادتِ الٰہی کا جھنڈا ہر دوسرے جھنڈے سے
بلند تر اور بالا اور ارفع ہو کر آسمانِ روحانیت پر
لہرانے لگا۔ نماز کو کبھی اپنے قیام کے لئے شاید ایسی
سخت آزمائش پیش نہ آئی ہو جیسی شامِ اُحد کو پیش
آئی۔ تمام دن کی شدید محنت اور مشقت اور جانکاہی
کے سبب جسم تھکاوٹ کے غلبے سے مٹی ہوئے جاتے
تھے۔ تس پر کاری زخموں نے ایک الگ آفت ڈھا
رکھی تھی۔ بوٹی بوٹی اذیت میں مبتلا تھی لیکن دیکھو
ایسے حال میں بھی آنحضورؐ نے نماز کو قائم کیا۔ راوی
بیان کرتا ہے کہ:-

اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ
مبارک شہید ہوئے۔ اور زخمی ہونے کے بعد سواری پر
حضورؐ اپنے دولت خانہ پہنچ گئے۔ مگر وہاں جا کر خود
بخود گھوڑے سے اُتر نہ سکے۔ اس لئے لوگوں نے آپ کو
اٹھا کر اُتار لیا اور میں ابوسعید الخدری حضورؐ کے دونوں
زانوؤں کو دیکھتا تھا۔ ان کی کھال چھلی ہوئی اور سُکڑی
ہوئی تھی اور حضورؐ دونوں سعدؓ (یعنی سعد بن عبادہ اور
سعد بن معاذ) پر سہارا لگائے لگائے اپنے دولت خانہ
میں تشریف لے گئے۔ پھر شام کے وقت جب آفتاب
غروب ہو گیا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی تو حضورؐ
اسی طرح دونوں سعد پر سہارا لگائے لگائے باہر
تشریف لائے۔ پھر دوبارہ اسی طرح اندر تشریف لے
گئے۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا۔ لوگ مسجد میں بیٹھے آگ
جلاتے ہوئے اپنے زخموں کو سینک رہے تھے اور
داغ دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب شفق غائب
ہو گئی تو حضرت بلالؓ نے عشاء کی اذان دی۔ مگر دیر
تک حضورؐ باہر تشریف نہ لائے۔ اور حضرت بلالؓ آپؐ
کے دروازے پر بیٹھے رہے۔ جب ایک تہائی رات
گذر چکی تو حضرت بلالؓ نے آواز دی کہ حضورؐ جماعت
تیار ہے نماز کے لئے تشریف لائیے۔ چنانچہ آپ اسی

وقت سوتے سے اٹھ کر باہر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے تھے پھر آپؐ نے نماز پڑھی۔" (تمہ روح الحرب ترجمہ فتوح الحرب صـ۳۴۲)

آج کے تن آسان نوجوان جو ساحل ساحل چلنا جانتے ہیں اور (دین) کے منزے کناروں پر سے ہی لوٹنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ذرا اس وقت کی تصویر ذہن میں جاکر دیکھیں اور سوچیں تو ان کے وہم و گمان سے بھی یہ اندیشہ نہیں گزر سکتا کہ اس تمام مسجد نبوی میں مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئی ہوں گی۔ لیکن ذرا محمد مصطفےٰؐ کو تو دیکھو کہ کس طرح اپنی ساری قوتیں سمیٹ کر اس گرتی پڑتی نماز کو کھڑا کیا اور ہر دوسرے جھنڈے سے یہ جھنڈا بلند تر کر دیا۔ ہر چند کہ آپؐ کے قدم اس کوشش میں تکلیف اور نقاہت سے لڑکھڑا رہے تھے۔ عبادتِ الٰہی کے قدموں میں آپؐ نے کوئی کمزوری اور کوئی نقاہت اور کوئی لڑکھڑاہٹ نہ آنے دی۔

جنگِ احزاب

جنگ کے دوران ایک دن حملہ اتنا شدید ہو گیا کہ مسلمانوں کی بعض نمازیں وقت پر ادا نہ ہو سکیں جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا صدمہ ہوا کہ آپ نے فرمایا خدا کفار کو سزا دے، انہوں نے ہماری نمازیں ضائع کیں۔

اس واقعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر ایک بہت بڑی روشنی پڑتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ترین چیز آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت تھی۔ جبکہ دشمن چاروں طرف سے مدینہ کو گھیرے ہوئے تھے جبکہ مدینہ کے مرد تو الگ رہے عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی خطرہ میں تھیں جب ہر وقت مدینہ کے لوگوں کے دل دھڑک رہے تھے کہ دشمن کسی طرف سے مدینہ کے اندر گھس نہ جائے۔ اس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش یہی تھی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اپنے وقت پر عمدگی کے ساتھ ادا ہو جائے۔ (خالد۔ جولائی ۸۱، صـ۳۲)

صلح حدیبیہ

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:۔

"صلح حدیبیہ کے زمانے میں حالات سخت خطرناک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پاس عسفان میں خیمہ زن تھے۔ قریش کے مشہور جرنل خالد بن ولید آس پاس کی پہاڑیوں میں دشمنوں کی فوج کا ایک دستہ لئے ہوئے موقع کی تاک میں تھے۔ آخر قریش کی رائے قرار پائی کہ مسلمان جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو عین اسی وقت ان پر بے خبری میں حملہ کیا جائے۔ خداوند کارساز کی بارگاہ میں قصر صلوٰۃ کی ایک عمدہ تقریب پیدا ہو گئی۔ چنانچہ قصر کی آیتیں نازل ہوئیں۔ عصر کا وقت آیا تو آپ نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دشمن اپنی فوج کا پرا لئے آپؐ کے سامنے تھے۔ صحابہ دو حصوں میں منقسم ہو گئے۔ ایک حصے نے آپ کے پیچھے آکر نماز کی صفیں قائم کر لیں۔ اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابل کھڑا ہو گیا۔ پہلی جماعت فارغ ہو کر بتدریج دشمن کے مقابل آگئی۔ اور دوسری ترتیب کے ساتھ پیچھے ہٹ کر آپؐ کے ساتھ نماز میں جا ملی۔ یہ تمام تبدیلیاں مقتدیوں کی صفوں میں ہو رہی ہیں۔ لیکن خود سپہ سالار خون آشام تلواروں کے سایہ میں تمام خطرات سے بے پرواہ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہے اور اس کو ذرہ بھر جنبش نہیں ہوتی"۔

(ابوداؤد ج اوّل، باب صلوٰۃ المسافرین)

(بحوالہ سیرۃ النبی ؐ شبلی)

حضرت اسودؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس تھے، ہم نے نماز پر پابندی کا تذکرہ کیا' حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض میں (جس میں آپؐ نے وفات پائی ہے) تھے' تو جب نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ نے اذان دی' حضورؐ نے فرمایا' ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ حضرت ابوبکرؓ زود رنج آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو اداس ہیں یہ سکت نہ ہوگی کہ لوگوں کو نماز پڑھا سکیں۔ آپؐ نے دوبارہ وہی حکم دیا اور گھر کے لوگوں نے دوبارہ آپؐ سے یہی بات کی۔ آپؐ نے تیسری مرتبہ پھر یہی حکم دیا۔ اور فرمایا تم سب یوسفؑ کی ساتھن ہو (وہ عورتیں جنہوں نے حضرت یوسفؑ کو بہکانا چاہا تھا) ابوبکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں' چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھانے کے لئے نکلے۔ اتنے میں آپؐ نے مرض میں افاقہ محسوس کیا تو آپؐ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیتے ہوئے نکلے (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) گویا کہ میں آپؐ کے دونوں قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ درد کی وجہ سے گھسٹتے جا رہے ہیں۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ اس کے بعد آپ کو لایا گیا۔ اور آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور نماز پڑھائی۔

حضرت عبید اللہؓ بن عبد اللہؓ نے کہا کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپؓ مجھ سے حضورؐ کے مرض کے بارے میں کیوں نہیں بیان فرماتیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا بے شک میں ضرور بیان کروں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؐ کا مرض بہت گراں ہو گیا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں' آپؐ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو۔ چنانچہ ہم نے ایسا کر دیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپؐ نے غسل کیا پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو آپؐ پر بے ہوشی طاری ہو گئی' پھر آپؐ ہوش میں آئے اور دریافت کیا۔ کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ وہ تو آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو' ہم نے رکھ دیا۔ پھر آپ نے غسل کیا پھر آپؐ نے کھڑا ہونا چاہا تو آپ پر پھر بے ہوشی چھا گئی۔ پھر آپؐ ہوش میں آئے تو دریافت کیا' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھ دو۔ چنانچہ ہم نے رکھ دیا۔ اور آپؐ نے غسل کیا پھر آپؐ نے کھڑا ہونا شروع کیا پھر آپؐ پر بے ہوشی چھا گئی۔ پھر آپؐ ہوش میں آئے' تو دریافت کیا' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں یا رسول اللہؐ! وہ سب آپؐ کے منتظر ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نماز عشاء کے لئے آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ لوگوں کو حضرت ابوبکرؓ نے ان دنوں نماز پڑھائی۔

(سنن بیہقی۔ کتاب قتال اہل البغی جلد ۸ صفحہ ۱۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں مسجد نبوی میں نماز پڑھاتے رہے۔ اس دوران آپؐ کی کمزوری بڑھتی رہی۔ یہاں تک کہ تقدیر الٰہی میں آپ کی زندگی کا آخری دن آن پہنچا۔ اس دن

بظاہر

طبیعت میں سکون تھا۔ حجرۂ مبارک مسجد سے ملا ہوا تھا۔ آپؐ نے صبح کے وقت پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ فجر کی نماز میں مشغول تھے۔ انہیں دیکھ کر حضورؐ کے چہرے پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ صحابہ نے آہٹ پا کر خیال کیا کہ آپ باہر آنا چاہتے ہیں اور فرطِ خوشی سے بے قابو ہو گئے اور قریب تھا کہ نمازیں ٹوٹ جاتیں حضرت ابوبکرؓ نے جو امام تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر حضورؐ نے اشارے سے روکا اور پردے ڈال دیئے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور کو اس قدر ضعف تھا کہ آپ پردے بھی اچھی طرح نہ ڈال سکے۔ اور آپ کا چہرۂ مبارک اس قدر سفید ہو گیا تھا جس طرح سفید کاغذ ہوتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی آپ نماز باجماعت ادا کرنے کی تمنا کرتے تھے۔ اور جب خود نہ پہنچ سکے تو اپنے لگائے ہوئے عبادت کے پودے کو جوان ہوتا دیکھ کر مسکرا پڑے۔ عبادت سے کیسی سچی محبت تھی۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایک ایسا وقت آیا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار تھے۔ آپ میں استطاعت نہیں تھی کہ مسجد تک چل کر آ سکتے۔ ایک ایسا نظارہ بھی دنیا کی آنکھ نے دیکھا کہ اپنے دو غلاموں کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس طرح مسجد کی طرف چل رہے تھے کہ پاؤں گھسٹ رہے تھے اور درد کی وجہ سے پاؤں زمین پر نہیں لگتے تھے۔ دروازے تک پہنچے تو آگے ہمت نے جواب دے دیا۔ مسجد میں داخل نہ ہو سکے لیکن پردہ سرکایا اور نمازیوں کو دیکھ کر مسکراتے رہے۔ اور خوش ہوتے رہے اور وہیں سے واپس چلے گئے۔

پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے بے ہوشی کی حالت میں بار بار جب آنکھ کھلتی تھی، وضو کے لئے کہتے تھے۔ وضو نہیں کر سکتے تھے تو صرف کلّی کروا دی جاتی تھی۔ اور پھر نماز پڑھتے تھے۔ پھر بے ہوش ہو جاتے تھے۔ پھر آنکھ کھلتی تھی پھر مطالبہ فرماتے تھے کہ نماز کا وقت ہے مجھے نماز پڑھاؤ۔

دنیا میں کون کہہ سکتا ہے کہ اِس بیمار کی اس نماز کے مقابل پر دُنیا میں کبھی کسی آدمی کی نماز مقبول ہوئی ہو۔ تمام عبادتیں دنیا میں جتنی بھی کی گئیں، اوّل دن سے آخر دن تک جتنی بھی عبادتیں کی جائیں گی اِن سب عبادتوں میں سب سے بڑھ کر وہ عبادت تھی جو میرے آقا و مولیٰ، آپ کے اور ہمارے آقا و مولیٰ، ساری کائنات کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں بھی ادا کر رہے تھے"۔

عبادت کے ڈھنگ

جو غلامانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آقا سے سیکھے

مکہ میں جب مسلمانوں کو ہر طرح سے ستایا جانے لگا تو حضرت ابوبکرؓ بھی ہجرت کے ارادے سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے تاکہ حبشہ کی طرف چلے جائیں۔ راستہ میں ان کی ملاقات قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ سے ہوئی۔ اُس نے پوچھا ابوبکر کہاں جا رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میری قوم مجھے ستاتی ہے اور اپنے رب کی عبادت نہیں کرنے دیتی۔ اس لئے میں یہاں سے جا رہا ہوں۔ اس پر ابن الدغنہ نے آپ کو پناہ دینے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ آپ اپنے وطن میں ہی اپنے رب کی عبادت کریں۔

قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ پر تو اعتراض نہ کیا لیکن یہ کہا کہ ابوبکر سے کہہ دو کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں۔ نماز پڑھیں اور جس کی چاہیں تلاوت کریں۔ مگر اس کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ دیں۔ اور بلند آواز سے نہ پڑھیں، کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے اس نئے دین کا شکار ہو جائیں گے۔

ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ بات کہہ دی۔ اور کچھ عرصہ تک وہ اپنے گھر میں عبادت کرتے رہے۔ نہ بلند آواز سے نماز پڑھتے تھے نہ گھر کے سوا کہیں اور پڑھتے تھے۔ پھر ان کے دل میں خیال پیدا ہوا تو انہوں نے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنا لی۔ اور اس میں نماز اور قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمگھٹا کر لیتے اور حیرت کے ساتھ آپ کی طرف دیکھتے اور متاثر ہونے لگے۔

حضرت ابوبکر بڑے نرم دل اور رقیق القلب تھے۔ قرآن پڑھتے ہوئے اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکتے تھے۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب جاتی تھیں۔ سردارانِ قریش اس بات سے گھبرا گئے۔ اور شکوہ کرتے ہوئے ابن الدغنہ کے پاس پہنچے۔ اور کہا کہ ابوبکر کو بلند آواز سے نماز اور قرآن پڑھنے سے روکو۔ کیونکہ ہمارے بیوی بچے فتنہ میں مبتلا ہونے لگے ہیں۔ ورنہ پھر تم اپنی پناہ واپس لے لو۔

ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ بات کہی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اپنے رب کو یاد کرتا ہوں اور تلاوت کرتا ہوں۔ اور کسی کو دکھ نہیں دیتا۔ ہاں اگر تو

چاہتا ہے کہ میں تیری پناہ تجھ کو لوٹا دوں تو میں اس کام سے باز نہیں آؤں گا۔ ہاں تیری پناہ تجھ کو لوٹا دوں گا۔ اس پر ابن الدغنہ نے کہا کہ پھر میری پناہ مجھے واپس کر دو۔ تب ابوبکرؓ نے کہا میں تیری پناہ واپس کرتا ہوں۔ اور پھر پہلے کی طرح قریش کے مظالم کا شکار ہونے لگے۔ یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت مدینہ کی اجازت مل گئی تو آپ حضورؐ کے ساتھ مدینہ چلے گئے (صحیح بخاری)

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گھر سے نکلے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ پست آواز کے ساتھ نماز میں قرأت کر رہے ہیں۔ آگے بڑھے تو حضرت عمرؓ نہایت بلند آہنگی کے ساتھ نماز میں قرأت کرتے ہوئے نظر آئے۔ دونوں بزرگ آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے فرمایا:

"ابوبکرؓ! نماز میں تمہاری آواز پست تھی"۔ بولے کہ "میں جس سے (خدا سے) سرگوشی کر رہا تھا، اس کے کان میں میری آواز پہنچ رہی تھی"۔ حضرت عمرؓ سے ارشاد ہوا کہ "تمہاری آواز نہایت بلند تھی"۔ بولے کہ "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سونے والوں کو جگاتا اور شیطان کو دھتکارتا ہوں"۔

(ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل)

حضرت عمرؓ نماز میں اس شدت سے روتے کہ پچھلی صف کے لوگ ان کے رونے کی آواز سنتے حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں باوجودیکہ پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن حضرت عمرؓ یہ آیت "اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ" پڑھ کر اس زور سے روتے تھے کہ میں رونے کی آواز سنتا تھا۔" (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا بکی الامام فی الصلوٰۃ)

حضرت عمرؓ رات کو نماز پڑھتے تھے تو آخیر شب میں اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کے لئے جگاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

(موطا۔ کتاب الصلوٰۃ باب فی صلوٰۃ اللیل)

حضرت عمرؓ پر جب قاتلانہ حملہ کے دوران نیزہ مارا گیا تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ نماز کا وقت آیا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو سب سے زیادہ گھبراہٹ نماز کے متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں بتا دو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ ایک شخص نے کہا، امیر المومنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو آپ ہوش میں آئے، اور فرمایا نماز تو بہر حال پڑھنی ہے، اس شخص کا دین کے ساتھ کیا واسطہ ہے جس نے نماز چھوڑ دی ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرنے لگتے تو آپ کے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے۔ اور آپ پر کپکپی طاری ہو جاتی۔ اور فرماتے اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے جس کے اٹھانے سے زمین و آسمان عاجز آ گئے تھے۔

(کشف المحجوب)

حضرت تمیم داریؓ ایک رات تہجد کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت:

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ

کی تلاوت میں صبح کر دی۔ اسی کو بار بار پڑھتے تھے، رکوع کرتے تھے، سجدے میں جاتے تھے اور روتے تھے۔

(اسد الغابہ)

دو بہادر صحابی ایک پہاڑ کے درے میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت پر مامور تھے۔ نماز کا وقت آیا تو ان میں سے ایک صحابی نماز میں مصروف ہو گئے۔ اسی حالت میں ایک دشمن آیا اور ان کے جسم میں تین تیر لگائے مگر وہ برابر نماز میں مصروف رہے۔

اس دوران دوسرے صحابی سو گئے تھے، وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اپنے ساتھی کے خون آلود زخم دیکھے تو کہا "مجھے پہلے کیوں نہ جگا دیا"۔

فرمایا میں نماز میں ایک سورت پڑھ رہا تھا، اور اس کو ناتمام چھوڑ دینا مجھے پسند نہ آیا۔

(ابو داؤد۔ کتاب الطہارۃ باب الوضوء من الدم)

ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چڑیا اُڑتی ہوئی آئی۔ ابوطلحہ کی توجہ ادھر پھر گئی۔ اور اس کو دیر تک دیکھتے رہے۔ پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آیا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، دل میں کہا کہ اس باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا ہے۔

فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ یا رسول اللہ! میں اس باغ کو صدقہ کرتا ہوں"۔ (موطا۔ کتاب الصلوٰۃ)

ایک اور صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ فصل کا زمانہ تھا۔ دیکھا تو کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں۔ اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آئے، اور کہا کہ "اس باغ کی وجہ سے میں فتنے میں مبتلا ہو گیا۔ اس کو اموالِ صدقہ میں داخل کر لیجئے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے اس کا نام خمسین پڑ گیا۔ (موطا امام مالک۔ کتاب الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا تھا کہ ستون کھڑا ہے۔ ایک دن رکوع میں اس قدر جھکے کہ ایک شخص نے بقرہ، آلِ عمران، نساء اور مائدہ جیسی طویل سورتوں کی تلاوت کر ڈالی۔ لیکن انہوں نے اس دوران میں سر نہ اٹھایا۔

حضرت انسؓ رکوع کے بعد قیام میں دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر دیر لگاتے کہ لوگ سمجھتے کہ کچھ بھول گئے ہیں۔ (بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ)

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ حضرت زبیر بن العوامؓ دن کو روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کرنے والے تھے۔ اور ان کا نام "مسجد کا کبوتر" پڑ گیا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:۔

ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا۔ تمام صحابہ دوکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی یہ آیت:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

(صحابہ ایسے لوگ ہیں جن کو تجارت اور کاروبار خدا کی یاد سے نہیں روکتے۔)

ان ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی۔

(فتح الباری)

حضرت ابوہریرہؓ اور ان کی بیوی اور خادم نے نماز کے لئے رات کے تین حصے کر لئے تھے اور باری باری اٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔ جب ایک فارغ ہو جاتا تو دوسرے کو نماز کے لئے اٹھا دیتا تھا۔ (بخاری)

دل میں آ آکے تیری یاد نے اے ربّ وُدُود
بارہا پہروں تلک خون رُلایا ہم کو

نغماتِ محبّت

عبدالقدیر قمر

وہی ہے نغمہ وہی نغمہ خواں سنو تو سہی

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جن روحانی ترقیات سے نوازا ان کے حصول کی بنیادی شرط اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق ہے۔ اور یہ چیز بچپن سے ہی آپ کی گھٹی میں ڈالی گئی تھی، وہ عمر جو کھیلنے، کودنے اور بے فکری کی عمر ہوتی ہے بچے گلیوں میں چھکتے پھرتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ اس عمر میں اپنے ربّ سے لو لگا بیٹھے تھے اور آپ کا اکثر وقت خدا کے گھر میں گزرتا تھا۔ اس کی گواہی خود آپ کے والدِ محترم کی ہے جو آپ کو "مسیتڑ" کہا کرتے تھے۔

چنانچہ جب ایک دفعہ ایک بڑے افسر یا رئیس نے آپ کے والد صاحب سے پوچھا کہ سنتا ہوں کہ آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے۔ مگر ہم نے اُسے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو خدا کے گھر کے کسی گوشہ میں جاکر دیکھ لیں، وہ تو مسیتڑ ہے اور اکثر مسجد ہی میں رہتا ہے اور دنیا کے کاموں سے اسے کوئی دل چسپی نہیں۔

اور جب آپ کے والد صاحب آپ کو اس گوشہ تنہائی سے نکال کر اور محض مسیتڑ بنے رہنے کی بجائے دنیاوی کاروبار کی طرف دعوت دیتے ہیں، تو آپ فرماتے ہیں:

"میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو ہمارے دادا صاحب نے ایک سکھ کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ آجکل ایک بڑا افسر برسرِاقتدار ہے۔ جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ اس لئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہہ کر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ہمارے دادا صاحب کا پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے۔ حضرت نے اس کے جواب میں بلا تکلف فرمایا، حضرت والد صاحب سے عرض کر دو

کہ میں ان کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں۔ مگر میری نوکری کی فکر نہ کریں۔ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا۔ ہو چکا ہوں۔

مولانا ظفر علیخاں ایڈیٹر اخبار زمیندار کے والد مکرم سراج الدین صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"۱۸۷۷ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے ہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی، ان دنوں میں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت ہی کم گفتگو کرتے تھے۔"

نماز باجماعت کا آپ کو بہت ہی خیال رہتا تھا اور اس کا خاص طور پر اہتمام فرمایا کرتے تھے اور بعض اوقات محض نماز باجماعت کے اہتمام کے لئے دوسرے کے تمام اخراجات کے متکفل ہو جاتے۔ چنانچہ حضرت حافظ معین الدین صاحب عرف مانا کو چودہ پندرہ برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کی عزت ملی۔ اس وقت ان کی حالت نہایت سقیم تھی۔ حضور نے ان کو اس حالت میں دیکھا اور اپنے ساتھ بلا کر لے گئے اور کھانا کھلایا اور پھر کہا کہ "حافظ! تو میرے پاس رہا کر"۔ حافظ صاحب کے لئے یہ دعوت غیر متوقع تھی۔ حافظ صاحب حضور کی اس مہربانی اور شفقت کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ اور بڑی شکر گزاری سے آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ حافظ صاحب نے سمجھا کہ شاید مجھے کوئی کام کرنا پڑے، اس نے کہا کہ مرزا جی! (اس وقت ایسا ہی طریق خطاب تھا) مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا، کیونکہ میں معذور ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ "حافظ! کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نماز پڑھ لیا کریں گے، اور تو قرآن شریف یاد کیا کر"۔

در اصل حضرت مسیح موعود کی غرض یہ تھی کہ باجماعت نماز کے لئے ایک انتظام ہو جائے۔ اِس سے حضور کے اِس جوشِ عبادت کا بھی پتہ لگتا ہے جو آپ کے دل میں تھا۔

ہر حالت میں آپ نماز کو مقدم رکھتے، اور اِس میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی برداشت نہ کرتے اور نہ اس بات کی پرواہ کہ اس سے میری دنیوی ترقیات میں روک ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی۔ مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا۔ اور اس نے یکطرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور بہت زور اس بات پر دیا۔ مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال تھا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب میں حاضر ہوا، اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا، تو اُس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

نفل نماز کے موقعوں کی بھی حضرت مسیح موعود کو اِس طرح تلاش رہتی تھی جیسے ایک پیاسا انسان پانی تلاش

کرتا ہے۔ تہجد کی نماز جو نصف شب کے بعد اُٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کا دستور تھا کہ باقاعدہ شروع وقت میں اٹھ کر ادا فرماتے تھے اور اگر کبھی زیادہ بیماری کی حالت میں بستر سے اٹھنے کی طاقت نہیں ہوتی تھی تو پھر بھی وقت پر جاگ کر بستر میں ہی اس مقدس عبادت کو بجا لاتے تھے۔

پھر صرف خود ہی فریضہ نماز انجام نہیں دیتے بلکہ اپنی اولاد کو اس کے ادا کرنے کی خاص تلقین فرماتے' اور ان کی معمولی کوتاہی پر بھی باز پرس کرتے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت صاحب کچھ بیمار تھے' اس لئے جمعہ کے لئے 'البیت' میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں تھا۔ کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے آرہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا .... میں نے اُن سے پوچھا' آپ واپس آرہے ہیں۔ کیا نماز ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا۔" آدمی بہت ہیں" 'البیت' میں جگہ نہیں تھی۔ میں واپس آگیا"۔ میں بھی یہ جواب سُن کر واپس آگیا اور گھر میں آکر نماز پڑھ لی۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا۔ "نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے"؟ .... میں نے دیکھا آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی۔ اور آپ کے چہرہ سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت ہی اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں تو گیا تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے' لیکن اب جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبد الکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ آج لوگ 'البیت' میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی' کیونکہ میں خود تو گیا ہی نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھتا تھا کہ 'البیت' میں جگہ نہیں ہے۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے۔ دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا۔ کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا۔" ہاں حضور! آج واقعہ میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریّت کے لئے یہ سامان کر دیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی تصدیق کرا دی۔ کہ فی الواقعہ اس دن غیر معمولی طور پر لوگ آئے تھے۔ بہرحال یہ ایک واقعہ ہے جس کا آج تک میرے قلب پر گہرا اثر ہے"۔

نماز کی تلقین و تاکید کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

" جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا' وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔
(کشتی نوح)

جب حضرت مسیح موعود اپنی آخری بیماری میں مبتلا تھے اور دیکھنے پر یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ مرض الموت ہے' اور اس وقت آپ بہت کمزور ہو چکے

تھے اور ایک وقت تو سمجھا گیا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اور یکدم سب پر سناٹا چھا گیا مگر تھوڑی دیر کے بعد نبض میں پھر حرکت ہوئی۔ مگر حالت بدستور نازک تھی۔ اتنے میں صبح ہو گئی، اور حضرت مسیح موعود کی چارپائی کو باہر صحن سے اٹھا کر اندر کمرے میں لے آئے۔ جب ذرا اچھی روشنی ہو گئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ غالباً شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے عرض کیا کہ حضور ہو گیا ہے۔ آپ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔ مگر آپ اسی حالت میں تھے کہ غشی طاری ہو گئی۔ اور نماز کو پورا نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پھر دریافت فرمایا۔ کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور ہو گیا ہے۔ آپ نے پھر نیت باندھ لی۔ اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔

اپنے آقا و مولیٰ کی اطاعت کا آخری دم تک کیسا شاندار نظارہ پیش کیا۔

فتبارك من علم و تعلم

ـــ ۞ ـــ

یہ وہی شے ہے جو پہلوں کو ملی
شکر للہ سینکڑوں سالوں کے بعد

غم نئے ہیں یہ نہ یہ صدمے نئے
پھر وہی سجدے ہمیں بخشے گئے

عبدالمنان ناہید

ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ میں نماز کے متعلق مضامین کا انڈکس

آیات قرآنی

آیات قرآنی	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: ۵۷)	۱	۱۵۹
اِنَّ الحسنات یذھبن السیّآت ...... (ہود: ۱۱۵)	۹	۸
	۱	۱۶۴-۱۶۳
	۹	۴۱
	۹	۱۱۰
انّ الصّلٰوۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ... (العنکبوت: ۴۶)	۱	۱۶۶
	۹	۱۰
اقم الصّلٰوۃ لدلوک الشمس ...... (بنی اسرائیل: ۷۹)	۱	۱۵۰
اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم	۹	۲۱
(الفاتحہ: ۶، ۷)	۱	۳۵۴
یقیمون الصّلٰوۃ (البقرہ: ۴)	۱	۴۳۳-۴۳۲
	۸	۳۰۹
سورۃ فاتحہ کا ترجمہ	۴	۳۹۹
	۳	۲۵۸
والّذین اٰمنوا اشدّ حُبًّا للہِ ...... (البقرہ: ۱۶۶)	۳	۲۹۹
ایّاک نعبد و ایّاک نستعین (الفاتحہ: ۵)	۳	۳۸۹
	۹	۴۵۱

آیات قرآنی		حوالہ ملفوظات — جلد نمبر	حوالہ ملفوظات — صفحہ نمبر
ادعونی استجب لکم	(المومن : ۶۱)	۹	۱۲
لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا.....	(الحج : ۳۸)	۴	۴۲۰
انّ مع العسر یسرًا	(الم نشرح : ۷)	۴	۴۲۲
لا تقربوا الصّلوٰۃ	(النساء : ۴۴)	۵	۳۶۷
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب.....	(الرعد : ۲۹)	۵	۴۳۲
اقم الصّلوٰۃ لذکری	(طٰہٰ : ۱۵)	۵	۴۳۳
من کان فی ھذہ اعمٰی	(بنی اسرائیل : ۷۳)	۶	۳۷۱
لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع	(النور : ۳۸)	۷	۲۰
تعاونوا علی البرّ والتّقوٰی	(المائدہ : ۳)	۹	۱۲
من انصاری الی اللہ	(الصف : ۱۵)	۹	۱۳-۱۴
انّا لننصر رسلنا	(المومن : ۵۲)	۹	۱۳
وھو یتولّی الصّالحین	(الاعراف : ۱۹۷)	۹	۱۳
ویل للمصلّین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون	(الماعون : ۵)	۶	۱۷۷
		۹	۴۰
		۱۰	۶۷
		۱۰	۳۱۴
		۱۰	۴۱۲
ادعوہ مخلصین لہ الدّین	(المومن : ۶۶)	۹	۴۵۱
والذین ھم علی صلواتھم یحافظون	(المومنون : ۱۰)	۱۰	۶۵

احادیث

احادیث	جلد نمبر	صفحہ نمبر
قرّۃ عینی فی الصّلوٰۃ	۱	۱۵۰
	۸	۳۱۰
انّما الاعمال بالنیّات.......	۲	۲۱۱

احادیث	حوالہ ملفوظات — جلد نمبر	حوالہ ملفوظات — صفحہ نمبر
تجمع له الصّلوٰة	۲	۲۱۱
	۳	۶۳
لا المهدی الا عیسیٰ	۳	۶۴
الصّلوٰة هی الدّعاء......	۷	۳۶۷
الصّلوٰة مخّ العبادة	۷	۳۶۷
لاصلوٰة الا بفاتحة	۲	۲۱۴
ارکان نماز		
ارکانِ نماز دراصل آدابِ خدمت گاراں ہیں ... اور قیام ، رکوع وسجود کی حقیقت۔	۱	۱۶۴
نماز میں تسبیح بھی خدا تعالیٰ کے جلال کے ظاہر ہوتے کی تمنا ہے۔	۱	۳۹۵
جو لوگ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدس کیلئے جوش نہیں رکھتے انکی نمازیں جھوٹی ہیں ان کے سجدے بیکار ہیں۔	۱	۳۹۵
نماز میں حال وقال کی تصویر، قیام ، رکوع وسجود کی حقیقت سبحان ربّی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کی حکمت۔	۱	۴۳۳ تا ۴۳۵
ارکانِ نماز، روزہ، حج ، زکوٰۃ کے نسخہ نے ان مریضوں کو اچھا کیا جو لاعلاج سمجھے گئے ..... اب اگر اس کا اثر نہیں تو استعمال میں غلطی ہے۔	۳	۸۸
نماز کے ارکان دعا کیلئے محرک ہوتے ہیں۔	۴	۵۲
نماز میں ظاہری حرکات کا فلسفہ اور جسم وروح کا ایک دوسرے پر اثر.....	۴	۴۲۰ تا ۴۲۱
کبھی اسکی عظمت اور احکام کی بجاآوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا، کمال مذلت اور فروتنی سے سجدہ کرنا.....یہی نماز ہے۔	۵	۲۵۴
نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے تابع ہو....	۱	۱۶۳
دل بھی جھکے اور سجدہ کرے۔	۶	۳۶۷
ارکانِ نماز.... روحانی نشست وبرخاست کے اظلال ہیں	۹	۸، ۹
رکوع وسجدہ کی حکمت.....	۹	۱۱۰

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
ارکانِ نماز، رکوع، قیام، سجود میں انسانی تضرّع کی ہیئت کا نقشہ دیا گیا ہے	۹	۱۱۳
رکوع و سجود ایک قسم کا اضطراب ہے۔	۹	۴۴۶
اوقات نماز		
نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیئے	۱	۶
نماز کے پانچ وقت روحانی حالتوں کی عکسی تصویر ہیں۔	۱	۱۵۰
میں نماز موقوتہ کے مسئلہ کو بہت عزیز رکھتا ہوں۔	۳	۶۳
پانچ نمازوں کے اوقات کا فلسفہ	۳	۳۸۹
	۷	۱۲۳
نماز کے پانچ اوقات مقرر کرنے میں حکمت	۹	۱۱۰ تا ۱۱۲
صلوٰۃ اور دعا میں فرق		
جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کیلئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں ..... لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور ادب و انکساری، تواضع اور محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے	۷	۳۶۷ تا ۳۶۸
احتیاطی نماز		
احتیاطی نماز سے کوئی نماز بھی نہیں ہوتی نہ جمعہ نہ ظہر	۶	۱۲۹
تعداد رکعات		
تعداد رکعات کی حکمت	۹	۱۲

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
سورۃ فاتحہ		
سورۃ فاتحہ کا ترجمہ	۴	۳۹۹
سورۃ فاتحہ کے مطالب	۹	۴۵۱ تا ۴۵۲
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے	۲	۲۱۴
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب	۲	۲۱۴
تاکیدِ نماز		
نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو نمازوں کی معافی نہیں ہوتی	۱	۲۶۳
نماز انسان کا تعویذ ہے اسے سنوار کر پڑھو یہ مجھے بہت عزیز ہے	۲	۱۳۶
نماز کو سنوار کر پڑھنے کی نصیحت	۳	۲۵۸
نماز پڑھو اور تدبر سے پڑھو ..... اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں۔	۳	۴۴۳ تا ۴۴۷
(نماز) پانچوں وقت ادا کرنی پڑتی ہے اسے ہرگز ضائع نہ کریں	۴	۴۰۱
نماز کی پابندی کرو	۶	۱۴۶
ادائیگی نماز میں انسان سست و غافل نہ ہو	۶	۱۷۷
نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک نہ کرو۔	۶	۳۷۰
نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری ہے	۹	۱۱
ہمارے گھر میں اس قدر التزام نماز کا ہے کہ بشیر اول جب شدید بیمار تھا تو نماز شروع کر دی۔ جب فارغ ہوئیں تو وہ وفات پا چکا تھا۔	۴	۵۱
اگر خدا سے سچا تعلق اور حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ ایسے کاربند کہ روح کے ارادے اور جذبے ہمہ تن نماز ہو جائیں۔	۹	۱۴ تا ۱۵

ترکِ نماز کی وجہ اور علاج

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
ترک نماز اور کسل کی ایک وجہ غیر اللہ کی طرف جھکنا اور اسکی تفصیل.....	۱	۱۶۶-۱۶۷
	۹	۱۱
زمانہ کی حالت کہ نماز کو تضییعِ اوقات سمجھا جاتا ہے	۲	۱۵۳
نماز میں سستی دور کرنے کا علاج خوف الٰہی دل پہ طاری کرنا ہے	۴	۵۶
اہلِ ایمان نے جب سے نماز کو ترک کیا دین معرض زوال میں ہے	۵	۲۵۵
نماز میں وساوس اور اس کا علاج	۷	۳۶۸
	۱۰	۹۰
لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لیے ہیں کہ نماز کی لذت اور سرور سے ناواقف ہیں۔	۹	۶، ۷

وضوء

	جلد نمبر	صفحہ نمبر
وضوء کے فوائد	۲	۱۵۲ و ۱۵۳

توحید

	جلد نمبر	صفحہ نمبر
توحید کے عملی اقرار کا نام نماز ہے	۱	۱۶۷
توحید تبھی پوری ہوتی ہے کہ کل مرادوں کا معطی اور تمام امراض کا چارہ	۹	۱۲
اور مداوا ذاتِ واحد ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی یہی ہیں۔	۹	۱۴

فجر کی اذان کے بعد نماز

	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنّت اور دو رکعت فرض کے سوا کوئی نماز نہیں۔	۹	۱۷۲

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
ذکر الٰہی		
اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔	۷	۲۰
روزہ اور نماز میں فرق		
روزے کا زور جسم پر اور نماز کا روح پر	۷	۳۷۹
تہجد		
تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق وشوق سے ادا کرو	۱	۶
تراویح دراصل تہجد ہے	۱۰	۲۲
غسال کے پیچھے نماز		
غسال کے پیچھے نماز کا سوال بے معنی ہے غسال ہونا کوئی گناہ نہیں جو امامت سے روک سکے	۹	۲۹۱
جمع نماز		
نماز اپنے وقت پر ادا کرو ظہر وعصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے	۱	۶
تجمع لہ الصلوٰۃ بیماری اور تفسیر سورۃ فاتحہ لکھنے میں مصروفیت کے باعث دو ماہ سے میری خاطر نمازیں جمع کی جارہی ہیں	۲	۲۱۱
تجمع لہ الصلوٰۃ پر بحث اور چھ ماہ تک ظہر وعصر کا جمع کیا جانا	۲	۲۱۱
	۳	۶۳
	۳	۶۵ تا ۷۰
سفر سے پہلے نمازوں کا جمع کرنا	۶	۱۱۳
نمازیں جب جمع کی جائیں تو سنت اور نوافل ادا نہیں کئے جاتے	۷	۱۱۰

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
حقیقتِ نماز		
نماز کیا ہے ! یہ ایک خاص دعا ہے۔	۱	۱۵۹
جب اوپر سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے، ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کا نام صلوٰۃ ہے۔	۱	۱۶۵
عبودیت کاملہ سکھلانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہے۔	۱	۱۷۰
صلیٰ جلنے کو کہتے ہیں جیسے کباب بھونا جاتا ہے اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔	۱	۴۳۳
نماز انسان کا تعویذ ہے	۲	۱۳۶
انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔	۲	۱۴۵
نماز مومن کا معراج ہے، خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کا بہترین ذریعہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اپنے گناہوں کے صاف کرانے کی مرکب صورت ہے	۳	۲۴۷ تا ۲۴۸
نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔	۳	۲۵۸
نماز میں خدا کے خوف کے ہر پہلو کو مدنظر رکھا ہے	۳	۲۹۹
انسان کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک اقامۃ الصلوٰۃ نہ کرے	۳	۴۴۴
نماز ایک شربت ہے اور جو اسے ایک بار پی لے تو ہمیشہ اس سے سرشار اور مست رہتا ہے۔	۳	۴۴۴
انّ الحسنات یذھبن السیّاٰت سے مراد نماز ہے	۳	۴۴۵
قرب الٰہی کی کنجی ہے اور کشوف و الہامات ہوتے ہیں	۳	۴۴۶
نماز ایسی نیکی ہے جس سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اس کا نام دعا ہے	۴	۳۹۸
نماز سے بڑھ کر کوئی شے نہیں جس سے خدا کی محبت اور عظمت کا سلسلہ جاری رہے	۴	۴۰۱
ظاہری نماز .... اگر صدق اخلاص کے ساتھ نہیں تو کچھ نہیں	۴	۴۲۰
نماز گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے	۵	۱۲۶
اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اپنی حاجت روائی چاہنا ہی نماز ہے۔	۵	۲۵۳، ۲۵۴

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔	۵	۲۵۵
نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔	۵	۳۰۳
نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے	۵	۴۳۳
حقیقی نماز اس وقت کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو	۶	۲۴۰
نماز مشکلات کی کنجی ہے	۵	۴۳۳
یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی دنیا کو درست کرتی ہے	۶ ۶	۳۶۷ ۳۷۱
برکات نماز کس طرح ملتے ہیں	۶	۳۷۸ تا ۳۷۹
نماز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت	۷	۴۳
نماز سے انسان ابدال میں داخل ہو جاتا ہے گناہ دور ہوتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔	۷	۵۶
نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے اور روح پگھل کر آستانہ الوہیت پر گر پڑتی ہے۔	۷	۱۲۳
نماز عبادت کا مغز ہے	۷	۳۶۷
نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصولِ قربِ الٰہی ہے	۷	۳۷۸
نماز معراج اور ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے	۸	۳۱۰
اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نماز ..... کسی قدر کے لائق نہیں جن میں اخلاص نہ ہو	۸	۳۸۴
یہ خاص دعا ہے مگر افسوس لوگ اسے بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں	۹	۳
نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے	۹	۸
وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔	۹	۸
نماز اس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو	۹	۱۲
مشکلات اور تکالیف پر فتح پانے کیلئے کامل اور خطا نہ ہونے والا نسخہ نماز ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے۔	۹	۲۰

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز اسم اعظم ہے اور اسکا مطلب	۹	۲۰، ۲۱
جس نماز میں تضرّع ، خدا تعالیٰ کی طرف رجوع اور رقّت کے ساتھ دعا نہیں وہ ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔	۹	۴۰
نماز وہ ہے جس میں نماز کا مزہ آجائے ایسی نماز سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور اسی نماز کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔	۹	۴۰ تا ۴۱
نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ ہر قسم کی بدیوں سے محفوظ کردے...	۹	۱۰۸
نماز ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو اس لیے اسکا نام صلوٰۃ ہے	۹	۱۰۹
نماز سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں یہ جامع حسنات اور دافع سیّآت ہے۔	۹	۱۱۰
وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں	۹ ۱۰	۴۱۶ ۳۴۷
اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آئے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور مصائب و مشکلات کو کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرو۔	۹	۱۱۳
نماز سے سب مشکلات آسان اور سب بلائیں دور ہو جاتی ہیں اس سے دین اور دنیا سنور جاتی ہے۔	۱۰	۶۶
نماز وہ ہے جس سے انسان کا دل گداز اور آستانہ الوہیت پر گر کر پگھلنے لگے	۱۰	۶۶
حقیقی نماز کی تشریح	۱۰	۶۶ تا ۶۷
صلوٰۃ اصل میں محبّت اور خوف الٰہی کی آگ میں پڑ کر اپنے آپ جل جاتے اور ماسوٰی اللہ کو جلا دینے کا نام ہے۔	۱۰	۳۱۴
وہ نماز جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور وہ معراج ہے	۱۰	۴۱۱
اپنی نماز کو باحلاوت اور پُر ذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو	۱۰	۴۱۲
نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز خلوص اور اضطراب سے ہو	۱۰	۴۱۲

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز میں خشوع وخضوع		
نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے	۲	۱۴۵
نماز میں ایک سائلِ کامل اور محتاجِ مطلق کی صورت بنا کر پوری تضرع سے عرضِ حال کرو	۲	۱۴۵
جو نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ دعا نہیں مانگتے ایسے ہیں جیسے کوئی بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر اپنی درخواست نہ دے	۳	۲۵۸
نماز ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو	۹	۱۰۹
صلوٰۃ کا لفظ ہی سوزش پر دلالت کرتا ہے	۹	۴۴۶
نماز تضرع اور انکساری سے ادا کرنی چاہیئے۔	۱۰	۲۲
نماز وہ ہے جس میں انسان کا دل گداز ہو اور آستانہ الوہیت پر گر کر پگھلنے لگے	۱۰	۶۶
جب تک دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع خضوع پیدا نہیں ہو سکتا	۱۰	۶۷
نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز وانکسار اخلاص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔	۱۰	۴۱۲
لذّتِ نماز		
جو لوگ عبادت الٰہی میں لذت نہیں پاتے انہیں اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے	۱	۱۵۹
یہ کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذّت اور سرور ہے	۱ ۶ ۹	۱۶۰ ۳۷۱ ۴
وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی میں لذّت نہیں پاتا	۱	۱۶۰
آہ وہ مریض دل وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جسکو عبادت الٰہی میں لذت نہیں آتی	۱	۱۶۱
عبودیت اور الوہیت کے جوڑ میں ایک ابدی خدا کیلئے حظ موجود ہے	۱ ۶ ۹	۱۶۲ ۳۷۱ ۶

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج	۱	۱۶۲
خدا تعالیٰ سے سوز اور جوش سے دعا مانگے کہ پھلوں اور اشیاء کو طرح طرح کی	۱	۱۶۳
لذتیں عطا کی ہیں پس نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے	۹	۷
نماز پر دوام اختیار کرے یہاں تک کہ سرور آجائے	۱	۱۶۳
نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے	۱	۱۶۵
نماز میں لذّت اور سرور میں بھی عبودیت اور ربوبیت سے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے	۱	۱۶۵
نماز میں سوزش لازمی ہے جب تک دل بریاں نہ ہو نماز میں لذّت اور سرور پیدا نہیں ہوتا۔	۱	۴۳۳
یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذّت نہیں پائی	۲	۱۴۵
جنہوں نے نماز کی لذّت نہیں اٹھائی وہ روح کی تسلّی اور اطمینان کی حالت کو نہیں سمجھ سکے۔	۳	۸۹
نماز میں ذوق معرفت الٰہی سے پیدا ہوتا ہے	۴	۳۲۰
نماز حقیقی رنگ میں ادا ہو تو لذّت آئے	۴	۳۳۹
نمازوں میں لذّت کیوں نہیں آتی؟ لذّت کا معیار الگ الگ ہے۔	۴ ۴	۳۷۰ ۴۲۲
اس سوال کا جواب کہ نماز میں کبھی لذّت آتی ہے اور کبھی نہیں	۵	۴۳۱
جب انسان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو ذوقِ نماز جاتا رہتا ہے اس کا علاج توجہ اور استغفار ہے	۵	۴۳۲
جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کیساتھ نماز پڑھنی چاہیئے۔	۵	۴۳۲
قرآن شریف میں دو جنّتوں کا ذکر ہے ان میں سے ایک لذّت نماز کی ہے	۶	۳۷۱
کامل آدمیوں کی نماز بمنزلہ غذا ہوتی ہے، نماز میں ان کو وہ لذّت اور ذوق عطا ہوتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا شیریں پانی ..... اس کے بغیر وہ سخت اضطراب اور کرب محسوس کرتے ہیں	۸	۳۰۹ تا ۳۱۰
عبادت میں لذّت اور سرور تو ہے مگر حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔	۹	۴

نماز اور دُعا

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے	۵	۱۵۹
نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے	۶ ۱ ۱ ۴	۳۶۷ ۱۶۴ ۳۵۲ ۵۲
غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے	۱	۱۶۶
جو اپنے اصل معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے	۱	۱۶۶
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں چار قسم کے کمالات حاصل کرنے کی التجا ہے	۱	۳۵۴
نماز میں دعا مانگو اور اسے دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو	۲	۱۴۵
دعا کا وقت نماز ہے نماز میں بہت دعائیں مانگو	۲	۲۹۸
نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال دے	۴	۲۴۵
نماز میں لذّت اور ذوق حاصل کرنے کی دعا	۴	۲۴۵
دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔	۴	۳۴۰
جب نماز میں کوئی خطرہ پیش آوے تو دعا کا سلسلہ شروع کر دے	۴	۳۷۳
دعا مانگنے کیلئے ادب ضروری ہے اس لیے سورۃ فاتحہ میں خود دعا کا طریق سکھایا گیا ہے۔	۴	۳۹۹
پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو	۶	۱۴۶
نماز میں ہر ایک مقام پر دعا کرے ...... رکوع میں بعد تسبیح، سجدہ میں، التحیات کے بعد، رکوع کے بعد	۶ ۹	۱۷۷ ۵۵
انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جسکے ذریعہ آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے	۶	۳۷۰
اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ اور تعلق بڑھے	۷	۳۶۸
غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ		

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
مرتبہ دعا کا اللہ ہی کیلئے ہے	۹	۱۰ تا ۱۲
انبیاء کے مَنْ اَنْصَارِی اِلَی اللّٰہ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے	۹	۱۳ تا ۱۴
دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے	۹	۵۵
نماز میں دین اور دنیا کیلئے بہت دعا کرنی چاہیئے	۱۰	۲۲
نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز وانکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے	۱۰	۴۱۲

نماز کے اندر اپنی زبان میں دُعا

	جلد نمبر	صفحہ نمبر
دعا کا وقت نماز ہے اپنی زبان میں تضرع سے دعا مانگو۔ جو نماز جلدی جلدی پڑھ کے پیچھے لمبی دعائیں کرتے ہیں وہ حقیقت سے ناآشنا ہیں	۲	۲۹۸
چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے اس لیے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی دعا کرے	۲ ۳	۱۴۶ ۲۵۸
نماز عربی زبان میں پڑھنی چاہیئے ہاں مسنون طریق اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں حاجتیں پیش کی جائیں عیسائیوں نے اصل زبان چھوڑ کر کیا پھل پایا	۳	۲۸۸
ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں	۴ ۴ ۶ ۶	۳۴۰ ۳۷۱ ۱۴۶ ۳۶۷
اپنی زبان میں دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا۔	۵	۴۳۳
جس کو یہ نصیب نہیں کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں	۹ ۶	۴۰ ۳۷۰
مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو	۶	۳۶۷
اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے تا حضورِ قلب پیدا ہو	۹	۵۴
نماز میں اپنی زبان میں دعائیں کرو بیشک اردو پنجابی انگریزی میں جو جس کی زبان ہو اسی میں دعا کرے وہ سب زبانیں جانتا ہے سنتا ہے قبول کرتا ہے	۱۰	۴۱۱ تا ۴۱۲

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں کرو	۱۰	۴۱۲
بعد نماز دُعا		
نماز میں دعا مانگو اور اسے دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو	۲	۱۴۵
دعا کا وقت نماز ہے نماز میں بہت دعائیں مانگو	۲	۲۹۸
نماز سے نکل کر دعا کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر کچھ نہ کہے پھر باہر نکل کر اپنی درخواست پیش کرے	۳	۲۵۸
نماز کے بعد دعا کرنے کے متعلق حضور کا فیصلہ	۳	۴۴۳ تا ۴۴۷
آجکل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں پھر لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کر دیتے ہیں یہ بدعت ہے، ہر مصیبت کے وقت نماز کے اندر دعا مانگے	۹	۵۴ تا ۵۵
نمازیں تو ٹکریں مار کر پوری کرلی جاتی ہیں پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے نماز تو ایک	۵	۳۶۷
ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے اگر کچھ اخلاص ہوتا تو نماز کے بعد بھی ہوتا	۱۰	۴۱۲
باجماعت نماز کی فلاسفی		
یہ نمازیں جو باجماعت ادا کی جاتی ہیں اس وحدت کیلئے ہیں (وحدت جمہوری) تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔	۷	۱۲۹
نماز باجماعت میں ثواب زیادہ رکھنے کی حکمت	۸	۲۴۷
باجماعت نماز سے وحدت پیدا ہوتی ہے اور مودّت اور تا ایک کے	۸	۲۴۷
انوار دوسرے میں سرایت کریں	۸	۲۴۸
مل کر کھڑے ہونے کی حکمت	۹	۴۵۱
عبادت الٰہی		
عبادت میں صوم وصلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہ شامل ہیں	۱	۱۵۹

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں لذّت نہیں پاتے انہیں اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہیئے	۱	۱۵۹
عبادت کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اسمیں ایک لذّت اور سرور ہے	۱	۱۶۰
وہ کمبخت انسان ہے جو عبادتِ الٰہی سے لذّت نہیں پاتا	۱	۱۶۰
یاد رکھو کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے ذاتی جوش نہ ہو	۱	۳۹۶
دوسرا حصّہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے	۳	۲۹۹
لوگ دیکھیں کہ وہ عبادت کیلئے کس قدر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں	۴	۴۲۲ تا ۴۲۴
نماز عبادت کا مغز ہے	۷	۳۶۷
اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس میں لذّت اور سرور نہ ہو	۹	۳ تا ۴
عبودیت کاملہ سکھانے کیلئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہے	۹	۱۴
عبادت کے اصول کا خلاصہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو اسطرح کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے	۹	۴۵۱
رکوع میں شمولیت		
جس نے رکوع پا لیا اس کی رکعت ہوگئی	۲	۲۱۴
دورانِ نماز ضروری عمل		
نماز میں چل کر دروازہ کھول دینے سے نماز نہیں ٹوٹتی	۷	۲۵۱
بوقت خطرہ موذی جانور کو مارنا جائز ہے	۷	۲۵۱
اگر گھوڑا کھل جائے تو اسے باندھ دینا مفسد نماز نہیں	۷	۲۵۱
التحیات کے بعد سلام کا حکم		
اگر غلطی سے مقتدی التحیات پڑھنے کے بعد امام سے پہلے سلام کر بیٹھے تو		

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
نماز ہو جاتی ہے۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔	۹	۲۷۸
نماز اور وظائف		
نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے	۵	۴۳۲
اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے	۵	۴۳۳
میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے	۵	۴۳۲ تا ۴۳۳
بہت سے فرقے ہو گئے ہیں جنہوں نے نماز کی پابندیوں کو اڑا کر اس کی جگہ چند وظیفے اور ورد قرار دے دیئے ہیں۔ یہ لوگ اندرونی طور پر احکام الٰہی پر حملہ کرتے ہیں	۹	۱۱۰
آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں۔ یہ چلے اور ورد و وظائف جو انہوں نے رائج کئے ہیں	۹	۱۱۰
نماز اور استغفار		
نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں	۴	۲۴۵
جب انسان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو ذوقِ نماز جاتا رہتا ہے اس کا علاج توبہ استغفار اور تضرّع ہے۔	۵	۴۳۲
استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ ملے۔	۷	۱۲۴
نماز میں دعائے ماثورہ اور بہت توبہ و استغفار کرے	۹	۴۵۱
ایک مقام پر دو جماعتیں		
ایک مقام پر دو جماعتیں الگ الگ ہرگز نہیں ہونی چاہئیں	۷	۱۱۰
جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئیں۔	۷	۱۱۰

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
قصر نماز		
عرف میں جسکو سفر کہتے ہیں خواہ تین میل ہی ہو اسمیں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔	۲	۲۱۱
مقیم پوری نماز ادا کرے	۷	۱۱۰
ملازم حالتِ دَورہ میں مسافر نہیں کہلا سکتا اسکو پوری نماز پڑھنی چاہیئے	۹	۱۷۲
سفری تاجر جس کا پیشہ ہمیشہ تجارت ہو نماز قصر جائز نہیں	۹	۲۳۹
سفر میں دوگانہ سنّت ہے۔	۱۰	۲۲
نماز استسقاء		
سخت گرمی اور بارش نہ ہونے کا ذکر تھا فرمایا ایسے موقعہ پر نماز استسقاء پڑھنا سنّت ہے میں جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کروں گا۔ مگر میرا ارادہ ہے باہر جاکر علیحدگی میں نماز پڑھوں	۷	۴۱۶
جمعہ کی نماز۔ عیدین		
جمعہ کیلئے ایک امام اور دو مقتدیوں کا ہونا ضروری ہے	۴	۳۲۵
عورتوں کا جمعہ پڑھنا	۹	۱۲۹
نماز جمعہ کی فلاسفی	۷	۱۳۰
عیدین کی فلاسفی	۷	۱۳۰
اگر دو احمدی ہوں تو بھی جمعہ پڑھ سکتے ہیں اگر اکیلا ہو تو اپنی بیوی بچوں کو پیچھے کھڑا کرے	۹	۲۱۴
اگر کہیں دو مرد ہوں تو عورتوں کو شامل کر کے نماز جمعہ ادا کی جا سکتی ہے	۴ ۹	۳۲۵ ۳۴۹
قضا عمری		
نماز جو رہ جائے اس کا تدارک نہیں ہو سکتا جو شخص عملاً سال بھر نماز نہ پڑھے		

	حوالہ ملفوظات	
	جلد نمبر	صفحہ نمبر
کہ قضاء عمری والے دن پڑھ لوں گا وہ گنہگار ہے	۵	۳۶۶
سوال ہوا کہ جو کئی سال تک تارک الصلوٰۃ رہے پھر توجہ ہوئی کیا وہ گزشتہ نمازیں پڑھے فرمایا نماز کی قضاء نہیں اب اس کا علاج توبہ ہی کافی ہے	۱۰	۱۶۸
اشراق کی نماز		
حضور اقدس نے اشراق کی نماز کی دس رکعتیں پڑھیں	۷	۲۴۹
نماز تراویح		
سخت کام کرنے والے اور زمیندار لوگوں کو اوّل شب، تراویح پڑھنا جائز ہے	۹	۶۵
تراویح بھی سنّت ہے پڑھا کریں، دراصل تہجد ہے، کوئی نئی نماز نہیں...	۱۰	۲۲

تعجب ہے

محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم

تجھے نماز کی فرصت نہیں، تعجب ہے
خدا سے اپنے محبت نہیں، تعجب ہے

نماز موجبِ تسکینِ قلبِ مومن ہے
تجھے گر اس کی ضرورت نہیں، تعجب ہے

یہ کیا کہا کہ لگاؤ نہیں مجھے اس سے
ادھر رجوعِ طبیعت نہیں، تعجب ہے

خدا کا عبد ہے تو اور وہ ترا معبود
پسند اس کی عبادت نہیں، تعجب ہے

نجاتِ نوعِ بشر ہے اسی سے وابستہ
تجھے جو اس سے بھی رغبت نہیں، تعجب ہے

غذائے خاص ہے یہ روح ہر بشر کے لئے
اسی میں گر کوئی لذت نہیں، تعجب ہے

صلہ نماز کا دونوں جہانوں میں جنت ہے
تجھے ضرورتِ جنت نہیں، تعجب ہے

کیا تھا روح نے تیری جو عہد خالق سے
اسے نبھانے کی ہمت نہیں، تعجب ہے

نماز کافر و مومن میں حدِ فاصل ہے
اگر یہ تجھ میں علامت نہیں، تعجب ہے

یہی تو موجب معراج مردِ مومن ہے
تجھے اسی سے محبت نہیں، تعجب ہے

جو نیکی تجھ کو بچاتی ہے فحش و منکر سے
اسی کے کرنے کی فرصت نہیں، تعجب ہے

(دل کی دنیا)

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا

اجتماعات

● قیادت ضلع کوٹلی کا پانچواں سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵ جولائی کو منعقد ہوا۔ مجالس کی حاضری ۱۰۰ فی صد اور خدام کی حاضری نوّے فیصد تھی۔

● فاروق آباد ضلع شیخوپورہ نے ۱۸ جولائی کو یک روزہ اجتماع منعقد کیا۔ ۸۰ خدام و اطفال نے شرکت کی۔

شعبۂ تعلیم

● ڈیرہ غازی خان میں ۲۷ جون کو تقریری مقابلہ بعنوان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم ہوا۔ انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

● دارالذکر فیصل آباد نے ۱۱ جولائی کو ایک تعلیمی سیمینار کا اہتمام کیا جس میں طلبہ اور والدین کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا گیا۔ دورانِ سال مختلف کلاسز میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات دیئے گئے۔

● مجلس صدر راولپنڈی نے ۲۸ جولائی کو بیت الحمد میں پیغام رسانی کا مقابلہ کرایا۔ ۱۸ خدام پر مشتمل ۳ ٹیموں نے حصہ لیا۔

صحتِ جسمانی

● مجلس بہاولپور نے ۱۱ اگست کو نہر کے کنارے پکنک منائی۔ ۵۶ خدام و اطفال شریک ہوئے۔

● حلقہ شاہ کوٹ نے ۱۱ جولائی کو سائیکل ریس کا مقابلہ کروایا۔ جس میں حلقہ کی تمام مجالس نے شرکت کی۔ فاصلہ ۱۴ کلومیٹر تھا۔ امتیاز حاصل کرنے والے خُدّام کو انعامات دیئے گئے۔

وقارِ عمل

● مجلس فیصل آباد کوٹلی نے جولائی میں تین دفعہ وقارِ عمل کیا۔ جس میں سے ایک مثالی وقارِ عمل تھا۔ ۱۵ خدام اور ۱۲ اطفال نے شرکت کی جو ایک ہفتہ تک متواتر روزانہ دو گھنٹے جاری رہتا تھا۔ راستہ ٹھیک کیا گیا۔

تحریک جدید

راولپنڈی صدر نے جون میں عشرہ تحریک جدید منایا جس کے دوران -/۲۹۷۹ روپے وصول کئے گئے۔ دو نئے خدام کو دفتر چہارم میں شامل کیا گیا۔ دورانِ عشرہ مجلس کے چھ حلقہ جات کا دورہ کر کے ۶۵ خدام سے رابطہ کیا گیا۔

آخری صفحہ

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے

آخری وصیّت

۹ ربیع الاوّل کا دن تھا حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا آخری دن۔ صبح ہی سے نہایت عجیب حالت تھی۔ ایک سورج بلند ہو رہا تھا۔ اور اس کائنات کا حقیقی اور روحانی سورج غروب ہو رہا تھا۔ کاشانہ نبوی میں پے درپے غشی کے بادل آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اقدس پر چھا گئے ایک بے ہوشی گذر جاتی تو دوسری پھر وارد ہو جاتی تھی۔

جوں جوں آپ کی حالت نازک ہو رہی تھی، حضرت فاطمہؓ کا کلیجہ کٹتا جا رہا تھا۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ وَاکَربَ اَبَاہ۔ ہائے میرے باپ کی تکلیف۔ ہائے میرے باپ کی تکلیف۔ فرمایا۔ فاطمہ آج کے بعد تمہارا باپ کبھی بے چین نہیں ہوگا۔ حضرت حسنؓ اور حسینؓ بھی بہت غمگین ہو رہے تھے۔ انہیں پاس بلایا اور چوما۔ پھر ازواجِ مطہرات کو طلب فرمایا اور نصائح سے نوازا۔

پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور فرمایا کہ لکھنے کی کوئی چیز لے آؤ۔ تاکہ میں ایسی چیز لکھوا دوں جس کی وجہ سے امت گمراہ نہ ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ میں آپ سے آخری سانسوں میں جدا نہ ہو جاؤں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرمائیے میں اچھی طرح یاد رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ میں تمہیں نماز قائم رکھنے اور غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

زندگی کی ان نازک گھڑیوں میں جبکہ جسم اور روح کا رشتہ کٹ رہا تھا۔ آپ اپنے متبعین کو نماز پر کاربند رہنے اور غلاموں کا خیال رکھنے کی تلقین فرماتے رہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کے الفاظ بار بار دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ دم واپسیں آپہنچا اور فرمایا:

اِلَی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ اب میں خدا کے پاس جاتا ہوں ہمیشہ کے لئے۔ ہمیشہ کے لئے خدا حافظ

Monthly KHALID RABWAH
Regd. No. L5830
EDITOR
ABDUL SAMEE KHAN
October 1986

امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا ارشاد

"راتوں کو اُٹھ کر اپنی عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور اس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ مَتٰی نصر اللہ کا شور بلند کر دو۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے سینوں کے زخم پیش کرو۔ اپنے چاک گریبان اپنے رب کو دکھاؤ اور کہو کہ اے خدا ؎

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

پس اِس زور کا شور مچاؤ اور اِس قوت کے ساتھ مَتٰی نصر اللہ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے ابوابِ رحمت کھلنے لگیں اور ہر باب سے یہ آواز آئے

اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب
اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب
اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب

سُنو سُنو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔
اے سُننے والو سُنو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔
اے مجھے پکارنے والو! سُنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے۔